

ڈیلن کے عشق میں

روما داس گپتا

شمالی ہندوستان کی قصباتی موسیقی پر امریکی دیسہی راک مغنی کے اثرات۔

جب امریکی نغمہ نگار اور موسیقار باب ڈیلن ایسے پہلے راک اینڈ رول موسیقار بن گئے جنہیں تحریر اور فوٹو گرافی کے لیے سب سے بڑا امریکی اعزاز پولٹزر پرائز دیا گیا تو انہیں نہیں معلوم تھا کہ ہندوستان کے مشرقی گوشے میں کچھ لوگوں کے لیے وہ زندگی کا انتہائی قابل فخر لمحہ تھا۔ اپریل میں انہیں پیش کیے جانے والے تو صیف نامے میں کہا گیا کہ ۶۶ سالہ ڈیلن کو خصوصی پولٹزر پرائز دیا جانا اس امر کا اعتراف ہے کہ ”انہوں نے لوک موسیقی اور امریکی کلچر پر زبردست اثرات مرتب کیے ہیں۔ غیر معمولی شاعرانہ توانائی والی غنائی تخلیقات جس کی نمایاں خصوصیت ہے۔“ لیکن پولٹزر کمیٹی کو جس بات کا علم نہ تھا وہ یہ تھی کہ ڈیلن نے ہندوستان کی شہری موسیقی کو خصوصاً کلکتہ اور شیلانگ میں ناقابل یقین حد تک متاثر کیا ہے اور سیاسی و سماجی شعور کو بھی کس طرح متاثر کیا ہے۔

ڈیلن نے اپنے پولٹزر پرائز پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ دراصل وہ شاید ہی کبھی کوئی اعلیٰ بیان دیتے ہوں۔ کلکتہ، مغربی بنگال میں ڈیلن کو ایک ایسا ہیرو تسلیم کر لیا گیا ہے جس کا عظیم الشان تصور احتجاجوں پر پلنے والے اس شہر کے رومانی آزاد خیالوں کی کم سے کم دونوں کو متحرک کرتا رہا ہے۔ وہ کلکتہ کی موسیقی کے منظر نامے کا ناگزیر حصہ ہیں۔ حالانکہ انہوں نے وہاں کے انحراف پسندوں کو اپنا لوک گیت ’بلوٹن ان دی وائٹنڈ‘ کلکتہ کے نمایاں لہجے میں گاتے ہوئے سماجی اور سیاسی انصاف کے لیے آواز بلند کرتے ہوئے کلکتہ کے نکلر پتھر اور گردوغبار سے گزرتے ہوئے جلوسوں میں کبھی نہیں سنا۔ یہ بات بھی اتنی ہی غیر متوقع ہے کہ وہ سدا بہار فلم ساز رجن پالت کی لوما جو پر دستاویزی فلم دیکھیں گے جنہیں ”شیلانگ

لال فخریہ انداز میں کہتے ہیں: ”میرے طلبہ پہلے ہی سے رمز آشنا ہیں اور ۱۶۰ اور ۷۰ کے برسوں کی رومانیت کا سابقہ نسلوں سے آکتاب کیا ہے۔ انہیں اس حقیقت کا بخوبی احساس ہے کہ ان کے آخری تین الہم کلاسیکی ہیں۔“ دلچسپ بات یہ ہے کہ انہیں اس بات پر غصہ بھی ہے کہ ڈیلن نے ہنگے کے اشتہار میں اپنی موسیقی کے استعمال کی اجازت دے دی ہے۔

ڈیلن کی مابعد جدیدیت کو زیادہ پسند نہیں کیا گیا! لال نے ڈیلن کے ادبی ارتقا پر گہری نظر رکھی ہے اور ان کا خیال ہے کہ اب وہ اپنے نغموں میں الفاظ کی کفایت سے کام لیتے ہیں جبکہ اس کے برخلاف ڈیلن کے سابقہ نغمات میں پیکروں کے ایک سلسلے کی بھرمار ہوا کرتی تھی۔

ہر سال ماہ مئی میں باب ڈیلن کے سیکڑوں شائقین ان کے وطنی قصبہ ڈنک، یعنی سونا میں جمع ہوتے ہیں اور ان کی حیات اور کارنامے پیش کرتے ہیں۔ اس موقع کو ڈیلن ڈیز کہتے ہیں۔ یہ تقریب ۲۳ مئی کو ان کی سالگرہ کے آس پاس ہوتی ہے۔ جس میں گانے، نغمہ سرائی، شعر گوئی، افسانے، ڈرامے اور آرٹ کے مقابلے ہوتے ہیں۔ اس سال کی خصوصیت یہ ہوگی کہ قریبی شہر چشم کے آئرن ورلڈ میوزیم میں ایک نمائش شروع کی جائے گی۔ اس کو دعوت میں محمود شہر کہا جاتا ہے۔ آہن کی کانٹھی کا یہی شہر ڈیلن کی ابتدائی زندگی کا پس منظر ہے۔

۱۹۹۱ میں غیر رسمی طور پر ڈیلن ڈیز کا آغاز ہوا تھا۔ اس موقع پر موسیقار کے کسی نامزد مرثیے سے منسوب، ذی بار اینڈ ریلٹورنٹ میں کچھ نغمات پیش کیے گئے تھے۔ ہیپنگ کے سائٹین نے مئی ۲۰۰۵ میں ایک اسٹریٹ کا نام بدل کر باب ڈیلن ڈرائیو رکھا۔
<http://www.dylandays.com/index.htm>



یوم ڈیلن

باب ڈیلن، ۲۰۰۴ میں لاس اینجلس، کیلی فورنیا میں گرامی ایوارڈ کے دوران کراچی اے وھائل پیش کرتے ہوئے۔



لو ماجو نے ۱۹۷۲ میں شیلانگ کے موسیقی کی روایت میں باب ڈیلن کی سالگرہ منانے کا آغاز کیا۔

وہ الفاظ کی جو تراش و خراش کرتے ہیں، خصوصاً ان کا کم سے کم استعمال اس سے لال کے ذہن میں آئرش بڑا ڈراما نگار سمونل کیت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ جہاں تک اوروں کا تعلق ہے دنیا کے اس حصے میں ڈیلن اور بنگلہ شاعر جواہر نادر اس کے درمیان مطابقت معلوم ہوتی ہے جو کہ راہبندرتا تھ نیگور کے قاطع تھے۔ کلکتہ کے ایک فلسفہ گورو پانڈے جو اب ممبئی میں رہتے ہیں، کہتے ہیں کہ ”ڈیلن وہ سب کچھ تھے جو پٹلس نہیں تھے۔ ان کی آواز میں بھی نفسی نہیں تھی...“ خوشگوار اور سکون بخش لہجے کی اسی کمی کی وجہ سے پانڈے ڈیلن کا موازنہ بت حکمن داس سے کرتے ہیں۔

پانڈے کو شکایت ہے کہ ”وہ ایک پیرا کی کی بجائے ریکارڈنگ کرانے والے آرٹسٹ بن گئے جس سے ہمیں مایوسی ہوئی ہے۔“ ان کا یہ رد عمل ڈیلن کی تازہ ترین تخلیقات پر لال کے تاثرات جیسا نہیں ہے۔ بائیں جانب رجحان رکھنے والے ڈیلن کے مداح بنگالی دانشوروں کو ان کے موسیقاری کے زمانے میں مختلف موڑوں پر یہ احساس ہوا کہ انھوں نے مایوس کیا ہے۔ پانڈے ان کے انہی احساسات کا اظہار کرتے ہیں۔

ان طلبہ کے برعکس جو چادو پور یونیورسٹی میں ڈیلن پر سوالوں کے جواب لکھتے ہیں، پیشتر سرگرم سیاسی کارکنوں کو جو تختیاں لیے ہوئے گڑگا کے میدان میں بکھرے ہوئے جواب تلاش کرتے ہیں، شاعری دیگر تخلیقات کا علم نہیں جو بلونن ان دی وائٹڈ کی نظمیں لکھ کر امریکہ کا مشہور ترین ”پاغی“ گلوکار بن گیا۔ ان میں سے اکثر و بیشتر نے ’دی ٹائٹس دے آراے چیچن ان یا ماسٹر آف وار کوننا ہی نہیں ہوگا۔ غالباً وہی ڈیلن کی عظیم الشان کامیابی کا ثبوت ہے۔ ان کا لکھا ہوا اور ان کا گایا ہوا

بنگالی مڈل کلاس کے لیے ڈیلن



اصحٰن دت

”بتادل“ موسیقار بننے والا ہے۔ وہ حال ہی میں رٹیز ہونے والی ”امی آرگودو“ سے بہت دور تھے جو کہ ڈیلن کے نعماں کا بنگلہ چہرہ ہے جسے انھوں نے اپنے بیٹے نیل کے ساتھ گایا ہے۔ دراصل دت نے موسیقی کا اپنا پہلا باضابطہ پروگرام ایک کھلی جگہ پر کیا جو ایک تھیٹر گروپ کی تھی۔ دراصل یہ عصری مغربی موسیقی سے ان کے شغف کی کاروباری حیثیت کی ایک طرح کی آزمائش تھی۔ پہلے وہ اپنی اس چاہت کا اپنے تھیٹر پروڈیوسروں میں اظہار کر چکے تھے۔

دت کی مراب پچاس برس سے اوپر ہے، آدھی رات کو کالا چشمہ لگائے ہوئے کلکتہ میں اور دوسرے مقامات پر بھی ٹپ اور راک کے لیے مشہور علاقے میں ڈیلن کے نئے باقاعدگی سے پیش کرتے رہتے ہیں۔ دت نے ڈیلن کے بنگلہ روپ سے اس انٹیلیجنٹ، سان، ڈیاگو، سان فرانسسکو، نیو جرسی اور پوسٹن میں رہنے والے بنگالیوں کو بھی روشناس کرایا ہے۔ انھوں نے ’ٹاک ان آن ہیوس ڈور کا جو بنگلہ ترجمہ کیا ہے وہ امریکہ میں بنگالی سامعین نے بہت پسند کیا۔

آج ڈیلن کی جن اقدار کے دت انتہائی مداح ہیں وہ بارشودا بنی بنی کرنے کی، دوسروں کے عقائد پر اعتراض کرنے کی ہمت اور خود اپنی تجدید کرنے کا حوصلہ ہے۔ ڈیلن کے عاشقانہ نعموں کے تین دت نرم گوشہ رکھتے ہیں ”جو دنیاوی نہیں ہیں اور تباہ کی تشبیہ کرتے ہیں۔“ اس سال بھی دت اور ان کے بیٹے فلم سازی میں اپنی سخت مصروفیات کے باوجود ڈیلن کی سالگرہ کی تقریبات کے لیے وقت نکالیں گے۔

لو ماجو نے شیلانگ کے پہاڑوں کو باب ڈیلن سے آشنا کیا تو انہیں دت نے انہیں بنگال کے قلب میں اتارا۔ دت نے ڈیلن کے نعموں کی تجدید حیاتی کی اور اس باغی شاعر کو اپنے وطن کی دھرتی تک لے جا کر اس کے غم و غصہ کی تھہری کی۔

دت کہتے ہیں کہ ”میرا مخاطب درمیانی طبقے کا بنگالی ہوتا ہے۔“ وہ ایک اخبار نویس تھے پھر ایڈیٹر اور نارتنگ کاپی رائٹر ہوئے، اس کے بعد تھیٹر ڈائریکٹر پھر فلسفہ اور ایکٹرو ہوئے۔ وہ اس تمام سفر میں اپنی انتہائی پسندیدہ موسیقی کو ساتھ ساتھ لے رہے۔ انھوں نے ڈیلن کی تخلیقات کو بنگلہ زبان میں ڈھالا ہے، اس کی مقبولیت پر تبصرہ کرتے ہوئے دت کہتے ہیں کہ ”ہر بنگالی کی ادب میں گہری جڑیں ہوتی ہیں اور وہ الفاظ کا شعور رکھتا ہے۔“

ابتدا تو ڈیلن کی کھر در آواز نے دت کو ان کی طرف متوجہ کیا جو ایلیس پرکلی سے متاثر تھے اور دارجلنگ کے ایک اسکول میں پٹلس سے بھی کسی حد تک متاثر تھے۔ دت کہتے ہیں کہ ”۱۶ سال کی عمر میں ڈیلن نے مجھے موسیقی کی نئی تعریف سے آشنا کیا۔ ہم لوگوں کے لیے جو راہبندرتگیات کی روایات اور ۵۰ کے عشرے کی مقبول عام نعموں کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے، وہ مصنف اور موسیقار کے ایک نئے تصور کی حیثیت رکھتے تھے۔“

ان کے گیتوں کی توانائی اور غیر روایتی آواز سے قطع نظر، انہیں دت دانشوری کی اس دولت سے متاثر ہوئے جو ڈیلن نے راک موسیقی کو بخشی تھی۔ ۸۰ کے برسوں میں جب دت اپنے مدہم آواز والے مہموئی گٹار سے اور اسٹینٹ می، ہیپا، گاکر دوستوں اور گھروالوں کی تفریح کا سامان فراہم کرتے تھے تو وہ نوجوان یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ایک بڑا

صرف ایک گیت 'صرف اپنی توانائیوں کے بل پر کسی فنکار کی میڈیا کی بنائی ہوئی کرشماتی تشبیہ سے بے نیاز دنیا کے دوسرے گوشے تک پہنچ گیا۔

گذشتہ ۳۰ برسوں کی یہ نسبت اب ڈیلن لائیو شو زیادہ پیش کرنے لگے ہیں اور ان کی موسیقی کے پروگراموں کے ٹکٹ حاصل کرنے کے لیے ان کے شائقین ۱۲-۱۳ گھنٹے لمبی قطاروں میں لگے رہتے ہیں۔ ہندوستان میں ڈیلن کے قائم مقام 'لوما جوا'ی طرح کی راک موسیقی پیش کر رہے ہیں۔ یہ وہی تار برقی ہے جس نے ۱۹۷۲ میں ڈیلن کو شیلانگ منتقل کیا اور میگھالیہ کی راجدھانی میں ۲۳ مئی کو ڈیلن کی سالگرہ منانے کی موسیقی کی روایت ایک معمولی سے ہال میں شروع کی۔ آج موسیقی کے اس پروگرام میں ملک بھر کے شائقین شریک ہوتے ہیں۔ اب ہر سال ماجو کے ساتھ ساتھ دوسرے موسیقار جیسے نندن باجٹی، لوبٹ، امت دت اور ارجن سین کلکتہ اور دہلی سے آکر بینڈ 'ایس آف اسپیدس کی شکل میں اکٹھا ہو کر عظیم الشان شو پیش کرتے ہیں۔

کا درجہ دینے کا عمل شروع کر رہے تھے۔

رنجن پالٹ نے ابھی ماجو پر ایک دستاویزی فلم مکمل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "ماجو بذات خود ایک راک فنکار ہیں اور بہت اچھے فنکار ہیں۔" پالٹ خود بھی ڈیلن کے مقلد ہیں اور مدھم سروں والا ایک گٹار بھی اسی ذوق و شوق کے ساتھ لیے پھرتے ہیں جیسے کبیرہ۔ اور دن بھر کی شوٹنگ ختم ہو جاتی ہے تو اداکاروں اور کارکنوں کی تفریح کے لیے ڈیلن کی موسیقی پیش کرتے ہیں۔ اگرچہ پالٹ کی فلم ابھی ڈبے میں بند ہے اور شیلانگ کا سالانہ دورہ ضروری بھی نہیں ہے تاہم وہ محسوس کرتے ہیں کہ اس سال ڈیلن کنسرٹ کی وجہ سے انھیں اس کو ہستانی شہر جانا ہی ہوگا کیونکہ "یہ میرے لیے ایک یا تار کی طرح ہے۔" ماجو سے قطع نظر شیلانگ میں ڈیلن کی موسیقی گونجی رہتی ہے۔ شہریوں کے علاوہ بیگانگی راک موسیقار اور فلسا زانجن دت اور ان کے بیٹے نیل ان کے مقبول عام گیت گاتے رہے ہیں جیسے کہ اے ہارڈ ریٹس اے گوٹا فال اور مسٹر میسورین مین۔ دو سال قبل ۲۳ مئی کو نئی دہلی کی لہو کاٹن نے 'آئی شیل بی

گٹار نوازوں نے ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۷ کو گٹار پرسپ سے بیڑی پیش کش کے طور پر گٹارز بک آف ورلڈ رکارڈ میں نام درج کرانے کے لئے 'شیلانگ'، میگھالیہ میں ڈیلن کا 'ناک ان ان ہیونس ڈور' نغمہ پیش کیا۔



ڈرم کے موسیقار باجٹی یاد کرتے ہیں کہ ۷۰ اور ۸۰ کے برسوں میں ڈیلن کے بیشتر مشتاق کلکتہ میں ان کے موسیقی کے پروگرام کے ٹکٹ نہیں خرید سکتے تھے اس لیے وہ باہر سے آنے والے دوستوں سے ان کے کیتسوں کی کاپیاں حاصل کر لیتے تھے۔ اس زمانے میں ہندوستان اور بنگال میں حکومت مخالف تحریکیں چل رہی تھیں۔ اس لیے ڈیلن نے ان کے دلوں کو چھو لیا۔ آج شہر میں موسیقی کے سامان والے اسٹوروں پر ڈیلن کی تخلیقات روز نہیں تو ایک دن کے نانھے سے ضرور فروخت ہوتی ہیں۔

مزید معلومات کے لئے:

سفیدلوں والے بوڑھے ماجو نے اپنے بیٹے کو 'لعل ڈیلن' کا نام دے رکھا ہے، کہتے ہیں کہ "ان گیتوں نے میری زندگی روشن کر دی اور اس کو بڑی معنویت عطا کی۔" انھیں کیا معلوم تھا کہ جس موسیقار نے انھیں اتنی شدت سے متاثر کیا تھا اس کی عزت افزائی کے لیے اس کی سالگرہ کے موقع پر انھوں نے شیلانگ میں پہلے ڈیلن شو کا اہتمام کیا تھا تو وہ ڈیلن کو ایک دیوتا

ریلیز ڈاؤن موزمبیق کے راک نغمات سے ہاؤس کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

۲۶ اکتوبر ۲۰۰۷ کو شیلانگ نے ۱۷۳۰ گٹار نوازوں کے ایک طائفے کا اہتمام کر کے گینٹرنگ کار ریکارڈ توڑنے کی کوشش کی جو کنساس سٹی، میسوری کے ۱۷۳۱ موسیقاروں نے قائم کیا تھا۔ انھوں نے ایک سال قبل وسط مغربی امریکہ کے اس شہر میں ڈیپ پریل اسموک آن دی واٹر پیش کیا تھا۔ گذشتہ خزاں میں ہندوستان کی کوہستانی فضاؤں میں ناک ان آن ہیونس ڈور کی گونج کے ساتھ ہی میگھالیہ کے ہرول کی دھڑکن ڈیلن کی محبت سے لبریز تھی۔

اس سال کلکتہ میں ہم سالگرہ کی تقریبات کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ سال کا وہ حصہ ہے جب ہم قیاس کرتے رہتے ہیں کہ ہوائیں ہمارے لیے کیا کچھ لاتی ہیں۔



روماداس گپتا، کلکتہ میں مشیر مواصلات اور فری لانس صحافی ہیں۔

- باب ڈیلن www.bobbydylan.com/
- باب ڈیلن کے ہندوستانی طرز کو خراج http://news.bbc.co.uk/1/hi/world/south_asia/5016926.stm
- باب ڈیلن ویڈیوز http://www.youtube.com/results?search_query=Bob+dylan